فکر و نظر۔۔۔۔ اسلام آباد جلد: ۴۷ شمارہ: ۴

بر صغیر میں عوارف المعارف کے رواج پر چند شواہد
(آٹھویں صدی ہجری تک)

ڈاکٹر عارف نوشاہی ☆

شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی (م ۶۳۲ ھ) اس کے بعد "شیخ الشیوخ" کی عرفان پر معروف زمانہ عربی کتاب عوارف المعارف (اس کے بعد "عوارف" برصغیر پاکستان و ہند میں کیسے پہنچی؟ یہاں کیونکر رواج پایا؟ کن اکابر مشائخ ہند اور صوفیہ کی خانقاہوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی رہی؟ یہ کئی پہلوؤں سے ایک دلچسپ مطالعہ ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ عوارف کی تصنیف کے بعد تقریباً دو صدیوں تک برصغیر میں اس کے رواج کے بارے میں چند شواہد پیش کریں۔ اگرچہ عوارف آٹھویں صدی ہجری کے بعد بھی یہاں مقبول رہی ہے اور اس پر حاشیے، شرحیں اور ترجمے لکھے گئے مگر یہ سب معلومات فراہم کرنا ہمارے مضمون کی متعین زمانی حدود سے باہر ہے۔

شیخ الشیوخ کے افکار کی برصغیر تک رسائی میں ان کے خلفاء کی مساعی کو دخل حاصل ہے، جن کے بارے میں شیخ الشیوخ سے منسوب یہ قول قابل توجہ ہے۔ خلفائی فی الھند کثیرۃ" [۱] یعنی ہند میں میرے خلفاء کثرت سے ہیں۔ برصغیر میں شیخ الشیوخ کے بلاواسطہ مریدوں میں شیخ ترک بیابانی (دہلی)، شیخ ضیاء الدین رومی (دہلی)، قاضی حمید الدین ناگوری (دہلی)، شیخ جلال الدین تبریزی (بنگال)، بہاء الدین زکریا (ملتان)، مولانا مجد الدین محمد اور سیّد نور الدین مبارک غزنوی کا نام لیا جاتا ہے۔[۲] اس فہرست کے مطابق شیخ الشیوخ کے مریدوں کی زیادہ تعداد دہلی میں جمع دکھائی دیتی ہے۔ لیکن حضرت شاہ ولی اللہ محدث

☆ ادارہ معارف نوشاہیہ، ۶۹ ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

دہلوی (م ۷۶۱ھ) نے سلسلہ سہروردیہ کا رواج کشمیر اور سندھ میں بتایا ہے۔[۳] ظاہر ہے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ سلسلوں کے اثرات اور نفوذ کی حدود بدلتی رہتی ہیں۔

بہاؤالدین زکریا ملتانی

قدیم سندھ اور موجودہ پنجاب (پاکستان) میں سلسلہ سہروردیہ کے ممتاز ترین شیخ بہاء الدین زکریا ملتان (۵۶۶۔۶۶۶ھ) نے خراسان، بخارا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کر کے سینکڑوں مشائخ اور علماء سے کسب فیض کیا تھا۔ اسی دوران وہ شیخ الشیوخ کی خدمت میں بھی پہنچے اور سترہ روز تک ان کے پاس رہ کر خرقہ اور سجادہ حاصل کیا اور واپس ہندوستان آئے۔ تمام متقدم تذکرہ نگاروں نے اس ملاقات کا حال بالاتفاق لکھا ہے۔[۴] شیخ بہاء الدین نے ہندوستان پہنچ کر ایک دفعہ پھر شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور اس غرض سے سفر شروع بھی کر دیا، مگر ان کے برادر طریقت شیخ جلال الدین تبریزی نے آگے جانے سے منع کر دیا اور انہیں واپس بھیج دیا اور کہا کہ شیخ الشیوخ کا یہی حکم ہے کہ واپس چلے جاؤ۔[۵] اس روایت سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ شیخ الشیوخ اور بہاء الدین کے درمیان صرف ایک ہی بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ ملاقات تذکرہ نویسوں کے بقول بغداد میں ہوئی۔[۶]

ہم یہاں شیخ الشیوخ کا شیخ بہاء الدین کے نام ایک اجازت نامے کا متن پہلی دفعہ شائع کر رہے ہیں۔ شیخ الشیوخ نے یہ اجازت نامہ ۲۱ ذی الحجہ ۶۲۷ھ میں حرم شریف مکہ مکرمہ میں لکھا۔ شیخ الشیوخ کی عادت تھی کہ وہ ہر سال بغداد سے حج کی غرض سے مکہ مکرمہ جاتے تھے۔ انہوں نے آخری حج ۶۲۸ھ میں کیا۔[۷] بہاء الدین کا مکہ مکرمہ جانا اور وہاں مقیم رہ کر علم حاصل کرنا اور حج ادا کرنا تو تذکروں سے ثابت ہے،[۸] لیکن نہ تو کسی تذکرے سے اور نہ ہی اس اجازت نامے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہاء الدین ۶۲۷ھ میں مکہ میں تھے۔ بلکہ اس اجازت نامے کے مضمون سے ظاہر ہے کہ شیخ الشیوخ کو مکہ مکرمہ میں شیخ بہاء الدین کی ہندوستان میں فیض رسانی کی خبر ملی تو وہ خوشوقت ہوئے۔ انہیں (چند

سال پہلے بغداد میں) شیخ بہاء الدین سے ملاقات بھی یاد تھی جس میں انہوں نے بہاء الدین کو بہت قابل پایا۔ شیخ الشیوخ نے بہاء الدین کی ان تمام خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تمام مسموعات، مجازات، مجموعات اور عوارف روایت کرنے کی اجازت انہیں مرحمت فرمائی۔ یہ قیاس کیا جانا چاہیئے کہ برصغیر میں عوارف کے ورود اور اشاعت کی دلالت پر یہ اوّلین دستاویز ہے۔ اجازت نامے کا عربی متن(۹) اور اردو ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

هذه صورة اجازة الشيخ الامام شهاب الملة والدين
السهروردى للشيخ بهاء الدين زكريا(۱) قدس سرّهما

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد وآله الطيبين الطاهرين۔ لقد استبشرت بما منح الله للشيخ الاجل العالم العارف بهاء الحق والدين زين الاسلام جمال الفرق زكريا بن محمد زاده الله تعالى من فضلهو بلغنى ما انتشر فى الناس فى نواحى وطنه من بركة صحبته والله تعالى منحه الحظ الكبير بالصحبته اليسير لما كان عنده من حسن الاستعداد فنفعه الله تعالى بالصحبته و نفع به و قد سألت الله تعالى له مزيد الاجتهاد والحظ بهذا العلم النافع المعين على سلوك طريقة الاستقامة فاذنت له ان يلبس الخرقة و يتوب بمن اراد و اجرت له ان يروى عنى جميع مسموعاتى و مجازاتى و رواية مجموعاتى و من ذلك الكتاب المترجم بعوارف المعارف و ناولته ليرويعنى الشيخ بهاء الدين هذا الكتاب بعدان يطالعه و نسال الله حسن الفهم والوقوف والله الموفق المعين للصواب و صلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين۔

ا۔ دراصل : ذکریا

و ذلك فی یوم الحادی والعشرین من شهر ذی الحجة سنة سبع و عشرین و ستمائة بمكة حرسها الله تعالی فی الحرم الشریف زاده الله تعالی شرفا و عزائم باذنی کتب و کتبه عمر بن محمد بن عبداللهالسهروردی۔

اردو ترجمہ

شیخ امام شہاب الملت والدین سہروردی کا شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہما کے لئے اجازت نامہ۔

تعریف جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے اور درود اس کے رسول محمدؐ اور ان کے پاک و طاہر خاندان پر، شیخ اجل، عالم عارف، بہاء الحق والدین، اسلام کی زینت اور فرقوں کے جمال۔ زکریا بن محمد۔ اللہ اس پر اپنا مزید فضل کرے، سے متعلق یہ خوش خبری مجھ تک پہنچی جو اس کے وطن کے لوگوں میں اس کی ہم نشینی کی برکت کی وجہ سے عام ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قلیل صحبت ہی میں فیضِ کثیر ارزانی فرمایا ہے۔ اس لئے کہ اس میں حسن استعداد موجود ہے۔ اللہ اسے (اہل سلوک کی) ہم نشینی سے فیض یاب کرے اور وہ اس ہم نشینی سے بہرہ ور ہو۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے مزید کوشش اور سودمند علم کی برکت سے جو راہ راست پر چلنے میں مددگار ہوتا ہے، مزید بہرہ یاب ہونے کی دعا کی ہے۔ اور اسے اجازت دی ہے کہ خرقہ پہنے اور جسے چاہے توبہ کرائے۔

میں نے اسے یہ اجازت بھی دی کہ جو کچھ میں نے سنا ہے (مسموعات) اور جس کی مجھے اجازت ہے (مجازات) وہ مجھ سے روایت کر سکتا ہے۔

میں نے اسے اجازت دی کہ وہ میرے تمام مجموعوں (تحریروں) اور میری کتاب جس کا نام عوارف المعارف ہے، روایت کرے۔ میں نے اسے یہ کتاب دی تاکہ شیخ بہاء الدین اس کے مطالعہ کے بعد اس کی روایت کرے۔

میں خدا سے (اس کے لئے) اچھی سمجھ بوجھ کے لئے دست بدعا ہوں۔ وہی سیدھے راستے پر توفیق عطا کرنے والا اور مدد کرنے والا ہے۔ خدا کا درود اس کی بہترین تخلیق محمدؐ اور ان کی تمام آل پر ہو۔

یہ اجازت (نامہ) اکیس ماہ ذی الحجہ سال ۶۲۷ کو مکہ میں۔ خدا اس کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ حرم شریف میں۔ خدا اس کی عزت اور شرف بڑھائے۔ جاری کیا گیا۔ اس کے بعد میری اجازت سے لکھا گیا اور (میں) عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی نے لکھا۔

شیخ بہاء الدین کے احفاد اور مریدوں نے بھی عوارف کی نشرواشاعت میں حصہ لیا۔ مثلاً بہاء الدین کے ایک بلاواسطہ مرید داؤد خطیب اچہ (موجودہ تلفظ اچ) نے ۶۳۹ھ میں عوارف کو فارسی میں منتقل کیا۔ یہ عوارف کے قدیم ترین فارسی ترجموں میں سے ایک ہے۔[10] شیخ بہاء الدین کے بیٹے شیخ صدر الدین ملتانی (م ۷۳۵ھ) عوارف کا درس دیتے تھے۔[11] شیخ بہاء الدین کے پوتے رکن الدین ابو الفتح بھی عوارف پڑھاتے تھے۔ شیخ وجیہ الدین سنامی (م ۷۳۸ھ) نے انہی کی خدمت میں عوارف پڑھی تھی۔[12]

فرید الدین مسعود گنج شکر

شیخ گنج شکر (۵۶۹۔۶۶۴ھ) عوارف کا درس دیتے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے عوارف کے پانچ ابواب انہی سے پڑھے تھے۔ گنج شکر کا پڑھانے کا انداز بہت دلنشیں تھا اور کوئی دوسرا ان جیسا عوارف نہیں پڑھا سکتا تھا۔ بارہا ایسا ہوا کہ سننے والا انکے ذوقِ بیان میں ایسا محو ہوا کہ یہ تمنا کرتے پایا گیا کہ کاش اسی لمحے موت آجائے تو بہتر ہے۔ ایک دن یہ کتاب شیخ کی خدمت میں لائی گئی تو اتفاق سے اسی دن ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ شیخ الشیوخ کے لقب کی مناسبت سے اس کا لقب "شہاب الدین" رکھا گیا۔[13]

شیخ گنج شکر کے پاس عوارف کا ایک معاصر نسخہ تھا جو انہوں نے جمال الدین ہانسوی کو اعطائے خلافت کے ساتھ مرحمت فرمایا تھا۔ ہانسوی اسے شیخ کی بہت بڑی نعمت سمجھتے تھے۔ بعد میں انہوں (ہانسوی) نے یہ نسخہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کو ایثار کر دیا

اور ساتھ یہ کہا کہ مجھے امید ہے میرے اخلاف میں سے کوئی آپ کے دامنِ ارادت سے وابستہ ہوگا تو یہ تمام دینی اور دنیوی نعمتیں جو آپ کو حاصل ہیں اسے دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ چنانچہ شیخ ہانسوی کے پوتے قطب الدین منور جب سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیگر نعمتوں کے ساتھ عوارف کا نسخہ بھی انہیں عطا کر دیا۔ میر خرد کرمانی (م ۷۱۱ھ/۲-۱۳۱۱ھ) کی زندگی میں یہ نسخہ قطب الدین منور کے بیٹے نور الدین کی تحویل میں تھا اور وہ اسے پورے احترام کے ساتھ سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔[۱۴]

رکن الدین بن عماد الدین دبیر کاشانی

کاشانی (زندہ ۷۳۸ھ) تصوف پر جب اپنی معروف کتاب شمائل الاتقیا لکھ رہے تھے تو انہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور ملفوظات کی جن متعدد کتابوں سے استفادہ کیا، ان میں عوارف اور اس کا ترجمہ بھی شامل تھا۔[۱۵]

مخدوم جہانیاں جہانگشت

جلال الدین بخاری ملقب بہ مخدوم جہانیاں (۷۰۷-۷۸۵ھ) اچ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اچ کے دو اساتذہ شیخ جمال محدث خندان رو اور شیخ بہاء الدین قاضی اچ سے تعلیم حاصل کی تھی۔ شیخ جمال خندان رو اچ کے بڑے علماء اور مشائخ میں سے تھے اور ان کے درس میں عوارف کا دورہ رہتا تھا۔[۱۶] مخدوم جہانیاں جب سیاحت کے دوران عراق پہنچے تو وہاں شیخ الشیوخ کے ایک عمر رسیدہ خلیفہ سے مکمل عوارف پڑھی اور عوارف کا نسخہ مصنف اپنے ساتھ ہندوستان لائے۔ مخدوم کے ملفوظات خلاصۃ الالفاظ جامع العلوم مرتبہ سیّد علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القریشی الحسینی الدہلوی (تاریخ ترتیب ۷۸۲ھ) میں مخدوم صاحب کی زبان سے متعدد ایسے ملفوظات نقل ہوئے ہیں جن سے خود مخدوم کے عوارف سے گہرے تعلق کا پتہ تو چلتا ہی ہے، یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خاندان اور علاقے (اچ) میں بھی اس کتاب کا کس قدر رواج تھا۔ بلکہ محمد ایوب قادری کی رائے میں مخدوم نے خلاصۃ الالفاظ میں عوارف کی جا بجا تشریحات کی ہیں۔ اگر ان سب مقامات کو

یکجا کر لیا جائے تو خود بخود عوارف کی ایک مختصر شرح تیار ہو سکتی ہے۔[۱۷] ہم خلاصۃ الالفاظ سے بعض ایسے واقعات پیش کر رہے ہیں جو ہمارے مقالے کے موضوع کی تائید کرتے ہیں:

مخدوم جہانیاں کہتے ہیں کہ میں مدینہ سے چلا تو شیخ مدینہ عبداللہ مطری اور شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے مجھ سے کہا کہ سرزمین عراق کے شہر شوکارہ میں شیخ الشیوخ کے ایک خلیفہ رہتے ہیں، بہت بوڑھے، شرف الدین محمود شاہ تستری۔۔۔ ان سے ملو۔۔۔ چنانچہ واپسی کے سفر پر میں سرزمین عراق پہنچا تو شوکارہ شہر میں اس بزرگ سے ملا جو شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔۔۔ جس دن میں نے ان سے ملاقات کی ان کی عمر ایک سو بتیس سال تھی، جامع مسجد میں وہ لاٹھی ٹیک کر پیدل چلتے تھے۔ میں نے مکمل عوارف ان سے پڑھی، اس طرح (میرے اور عوارف کے) مصنف شیخ الشیوخ کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے۔[۱۸]

مخدوم جہانیاں کہتے ہیں کہ میں نے عوارف شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے اس نسخے سے پڑھی جو انہوں نے مصنف یعنی شیخ الشیوخ سے پڑھا تھا۔ اس کے بعد شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وفات کے وقت (م ۷۶۵ھ) وصیت کی کہ عوارف کا یہ نسخہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی (م ۷۶۸ھ) کو پہنچا دیا جائے اور شیخ یافعی نے کہا کہ یہ نسخہ سیّد جلال الدین کو پہنچایا جائے۔ پس شیخ مکہ عبداللہ یافعی نے عوارف کا وہ نسخہ ایک حاجی کے ذریعے (ہندوستان) بھیجا اور اس نے مجھے پہنچایا۔ اب وہ نسخہ میرے بیٹے محمود کے پاس ہے جو وہ کسی کو نہیں دیتا۔ یہ نسخہ بے حد صحیح اور مقبول ہے۔ اس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔[۱۹] مخدوم جہانیاں نے اپنے ملفوظات میں متعدد بار شیخ عبداللہ مطری کے ہاں ایک سال تک عوارف پڑھنے کا ذکر کیا ہے (دیکھئے صفحات ۳۴۔۳۱۹)۔

مخدوم جہانیاں خود بھی اچ میں عوارف کا درس دیتے تھے اور اس کی تشریح قرآن و حدیث کی روشنی میں کی جاتی تھی۔ ایک دفعہ کچھ شرفائے عراق ان کی خدمت میں اچ آئے تو مخدوم نے ان کی خدمت کی اور فرمایا تم کو دونوں ذوق حاصل ہوگئے، ذوق معنوی تو یہ کہ

تم نے عوارف کا سبق سنا اور ذوق صوری یہ کہ تم نے شیرینی کھائی۔[۲۰]

مخدوم جہانیاں کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ اچ کی عورتیں بھی عوارف کا درس لیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ مخدوم نے اپنے مریدوں کو اچ میں رہنے والی ایک معاصر عالمہ عورت کی حکایت بیان کی جس نے مخدوم جہانیاں کی اہلیہ سے عوارف پڑھی تھی۔[۲۱]

نظام الدین اولیاء بدایوانی

ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت نظام الدین اولیاء (۶۳۴۔۷۲۵ھ) نے عوارف کے پہلے پانچ ابواب کا سبق حضرت گنج شکر سے لیا تھا۔ ضیاء الدین برنی نے تاریخ فیروز شاہی میں ان کتابوں کا ذکر کیا ہے، جنہیں پڑھنے کی تلقین حضرت نظام الدین اولیاء اپنے ہاں آنے والے اشراف، اکابر اور طالب علموں کو کیا کرتے تھے۔ ان میں عوارف بھی شامل تھی۔ برنی کا کہنا ہے کہ جو طلباء اور اشراف و اکابر شیخ کی خدمت میں آتے تھے، ان میں کتب سلوک اور احکام طریقت پر رسائل پڑھنے کی بیشتر رغبت پائی جاتی تھی۔ قوت القلوب، احیاء العلوم، ترجمہ احیاء العلوم، عوارف، کشف المحجوب، شرح تعرف، رسالۃ قشیری، مرصاد العباد، مکتوبات عین القضات، لوائح و لوامع قاضی حمید الدین ناگوری اور فوائد الفواد امیر حسن (شیخ کے ملفوظات کی وجہ سے) کے بہت سے خریدار پیدا ہو گئے تھے اور لوگ کتب فروشوں سے زیادہ تر سلوک اور حقائق کی کتابوں کا پوچھتے تھے۔[۲۲]

عوارف کے دو معاصر نسخے برصغیر میں

ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ شیخ مدینہ عبداللہ مطری کی وصیت کے مطابق عوارف کا نسخہ مصنف مخدوم جہانیاں کے لئے ہندوستان بھیجا گیا۔ ایک اور اہم نسخہ شیخ حامد بن فضل اللہ جمالی دہلوی سہروردی (م ۹۴۲ھ) بلاد عرب سے ہندوستان لائے تھے۔ جب جمالی ۸۹۷ سے ۹۰۱ھ تک بلاد اسلامیہ اور حجاز کے سفر پر تھے تو بغداد میں شیخ الشیوخ کے ایک خلیفہ شیخ شہاب الدین احمد نے عوارف کا ایک ایسا نسخہ جمالی کو عطاء کیا جو شیخ الشیوخ کی نظر سے گذر چکا تھا۔ یہ نسخہ جمالی کے ذاتی کتب خانے کی زینت بنا۔[۲۳] جمالی جب اس سفر سے واپسی پر

ملتان پہنچا تو بہاء الدین زکریا کے مزار پر گیا۔ وہاں اس کی ملاقات مولانا کمال الدین اچی سے ہوئی جنہیں عوارف کا بیشتر حصہ زبانی یاد تھا۔(۲۴)

عوارف کی شروح

سید صدر الدین ابو الفتح محمد دہلوی المعروف گیسودراز بندہ نواز (۷۲۰ـ۸۲۵ھ) نے عوارف پر حاشیہ لکھا۔(۲۵) علی بن احمد المعروف مخدوم علی مہائمی (۷۷۶ـ۸۳۵ھ) نے عوارف کی شرح الزوارف کے نام سے تحریر کی۔(۲۶)

حواشی

۱۔ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، دیوبند، بلا تاریخ، ص ۳۶

۲۔ خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، اسلام آباد، جلد۱، ۱۳۹۶ھ، ص۱۷۹

۳۔ ولی اللہ محدث دہلوی، انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، دہلی، ۱۳۱۱ھ، ص۹۔ " بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین طرق است در عرب و ہندوستان و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سندھ"۔

۴۔ امیر حسن علا سجزی، فوائد الفواد (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی)، بہ تصحیح محمد لطیف ملک، لاہور، ۱۹۶۶ء، ص ۱۷، حامد بن فضل اللہ جمالی، سیر العارفین، اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۷ـ ۱۴۸، شمیم محمود زیدی، احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی و خلاصۃ العارفین، راولپنڈی ، ۱۹۷۴ء، ص ۱۵۸ـ۱۵۹

۵۔ امیر حسن علا سجزی، ص ۱۷، " چون بہاء الدین بہ ہندوستان آمد باز عزیمت کرد کہ بخدمت شیخ رود۔ چون روان شد شیخ جلال الدین تبریزی از پیش بیامد۔ شیخ بہاء الدین را بازگردانید۔ گفت کہ فرمان شیخ الشیوخ ہم چنین است کہ بازگردی"۔

۶۔ امیر حسن علا سجزی ، ص ۱۴۷ـ۱۴۸۔ حامد بن فضل اللہ جمالی، ص ۱۴۵، ۱۴۷، عبدالرحمان جامی، نفحات الانس، بہ تصحیح محمود عابدی، تہران، ۱۳۷۰ش، ص ۵۰۴ـ۵۰۵

۷۔ عبدالرحیم الاسنوی (جمال الدین)، طبقات الشافعیہ، بیروت، ۱۴۰۷ھ، جلد۱، ص ۳۴۲

۸۔ حامد بن فضل اللہ جمالی، ص ۱۴۴ـ ۱۴۵

۹۔ اس اجازت نامے کا عربی متن ہم نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی کتاب الفتوحات المکیه و الفیوضات المدنیه" کے صفحہ ۱۰۴ سے نقل کیا ہے جس کا واحد قلمی نسخہ پیر ابوالخیر عبداللہ جان نقشبندی مدظلہ العالی کے ذاتی کتب خانہ واقع دربار عالیہ مرشد آباد، پشاور پاکستان میں محفوظ ہے۔ یہ کتاب محدث دہلوی کی ان تحریروں پر مشتمل ہے جو شیخ نے ۹۹۹ھ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نقل کی تھی۔ البتہ کچھ تحریریں ہندوستان سے حجاز جاتے ہوئے راستے میں نقل کیں اور بعض اقتباسات حجاز سے ہندوستان واپس پہنچ کر لیے۔ اس کتاب میں شیخ الشیوخ کی کچھ اور تحریریں بھی نقل ہوئی ہیں۔ جیسے شیخ الشیوخ کا امام فخر الدین رازی کے نام خط (صفحہ ۱۰۱)، شیخ محدث دہلوی کی اس کتاب کے مندرجات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: عارف نوشاہی، " شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک نایاب مجموعہ تحریرات"، فکر و نظر، اسلام آباد، صفر۔ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/جولائی۔ ستمبر ۱۹۹۴ء، صفحات ۷۵۔۸۷۔

۱۰۔ نذیر احمد، فکر و نظر، علی گڑھ، جولائی ۱۹۴۳ء

Nazir Ahmad, Indo-Iranica, Calcutta, December, 1972.

۱۱۔ علاء الدین علی حسینی، خلاصۃ الالفاظ جامع العلوم (ملفوظات مخدوم جہانیاں جہانگشت)، بہ تصحیح غلام سرور، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ص ۲۹۔

۱۲۔ حامد بن فضل اللہ جمالی، ص ۲۰۵

۱۳۔ یہ روایت شیخ نظام الدین اولیاء کے ایک ملفوظ پر مبنی ہے جو فوائد الفواد، صفحات ۱۲۷۔۱۲۸ میں درج ہوا ہے۔ ملفوظ یہ ہے : " چه بیان بود که ایشان (گنج شکر) می کرد۔ آن چنان خود هرگز از کسی دیگر نیاید۔ بارها در ذوق بیان ایشان مردم چنان فرو می شد که تمنا برده شدی اگر همین زمان مردم بمیرد نیکو باشد۔ چون این کتاب (عوارف) به خدمت شیخ (گنج شکر) آوردند همان روز پسری متولد شد او را شهاب الدین لقب فرمود"۔

۱۴۔ میر خرد کرمانی، سیر الاولیاء، اسلام آباد، ۱۹۷۸ء، ص ۲۶۰۔ ۲۵۹

۱۵۔ رکن الدین کاشانی، شمائل الاتقیاء، حیدرآباد دکن، ۱۳۴۷ھ، ص ۶

۱۶۔ محمد ایوب قادری، مخدوم جہانیاں جہانگشت، کراچی، ۱۹۶۳ء، ص ۹۱

۱۷۔ ایضاً، ص ۳۳۸

۱۸۔ علاء الدین علی حسینی، ص ۳۲۲: "پس وداع کردم۔ شیخ مدینه عبدالله مطری و شیخ مکه عبدالله یافعی و مشائخ دیگر نیز دعاگو را گفتند در زمین عراق به شهر شوکاره خلیفه شیخ الشیوخ مانده است۔ شیخ معمر شرف الدین محمود شاه تستری۔ او را دریاب ـ پس دعا گو بازگشت۔ هم چنین به زمین عراق رسیدم ۔ در شوکاره نام شهری، آن بزرگ را دریافتم۔ خلیفه شیخ الشیوخ بود۔ آن روز که دریافتم صد و سی و دوساله بود۔ به مسجد جامع عصا به دست گرفته پیاده رفتی۔ دعا گو عوارف پیش او تمام گذاشت، به یك واسطه میانِ مصنف شیخ الشیوخ"۔ یہی مضمون کتاب کے صفحہ ۳۶۹ اور ۳۸۷ پر بھی آیا ہے۔

۱۹۔ علاء الدین علی قریشی، ص ۳۴۔۳۴۱ "دعاگو عوارف را پیش شیخ مدینه عبدالله مطری خوانده ام۔ از اصل نسخه که پیش مصنف یعنی شیخ الشیوخ گذاشته است۔ بعد ازان شیخ مدینه عبدالله مطری در وقت وفات وصیت کرد که این کتاب عوارف را برشیخ مکه عبدالله یافعی رسانند و او گفت این عوارف را بر سیّد جلال الدین رسانند۔ پس شیخ مکه عبدالله یافعی آن عوارف بدست حاجی فرستاد و او به دعاگو رسانید۔ آن نسخه بر فرزندم محمود است۔ کسی را نمی دهد۔ این نسخه سخت موجه است۔ هیچ چیز در و کم و زیاد نیست"۔

۲۰۔ محمد ایوب قادری، ص ۱۶۳۔ ۱۶۶

۲۱۔ علاء الدین علی قریشی، ص ۳۵

۲۲۔ برنی، تاریخ فیروز شاہی، ص ۳۴۶: و رغبت بیشتری متعلمان و اشراف و اکابر که بخدمت شیخ پیوسته بودند در مطالعه کتب سلوك و صحائف احکام طریقت مشاهده می شد و کتاب قوت القلوب و احیاء العلوم و ترجمه احیاء العلوم و عوارف و کشف المحجوب و شرح تعرف و رساله قشیری و مرصاد العباد و مکتوبات عین القضاة و لوائح و لوامع قاضی حمید الدین ناگوری و فوائد الفواد امیر حسن بواسطه ملفوظات شیخ خریداران بسیار پیدا آمدند و مردمان بیشتر از کتابیان از کتب سلوك و حقایق باز پرس کردندی" بحوالہ خلیق احمد نظامی، ص ۴۰۳۔

۲۳۔ حامد بن فضل اللہ جمالی دہلوی، سیر العارفین، مخطوطہ کتب خانہ گنج بخش، اسلام آباد، نمبر ۳۷۶۵ ص ۲۶: حضرت شیخ شهاب الدین احمد نسخه عوارف که از نظر مبارك حضرت سلطان المشائخ شیخ الشیوخ گذشته بود مرا عطا فرموده و الان آن نسخه در کتاب

خانه ضعیف هست" (بذیل احوال بہاء الدین زکریا ملتانی)۔

۲۴۔ ایضاً ، ص ۵۲۔۵۳ : " مولانا کمال الدین احمد۔۔۔ عوارف المعارف در اکثر جاها از برداشتی"۔

۲۵۔ خلیق احمد نظامی، ص ۲۶۱

۲۶۔ اس عربی شرح کے قلمی نسخے ہندوستان کے تینوں بڑے کتب خانوں یعنی خدا بخش (پٹنہ)، رضا (رام پور) اور آصفیہ (حیدر آباد) میں موجود ہیں۔